نام: وجیہہ صدف

ٹیسٹ: اسلامیات (5)

سوال نمبر 1۔ حقوق نسواں کی موجودہ تحریکوں کے تناظر میں اسلام میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

تعارف:

اسلام خواتین کو ایک اہم مقام دیتا ہے۔ اسلام سے پہلے خواتین کے ساتھ مساوی سلوک روا نہیں رکھا جاتا تھا۔ بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ انہیں وراثت میں بھی حق نہیں دیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ انہیں حقیر سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے خواتین کے حقوق واضح کر دیئے اور انہیں ایک بیوی، ماں، بہن اور بیٹی کی حیثیت سے معزز مقام اور عزت عطا کیا۔ بالکل اسی طرح تعلیم کا فرض بھی مرد و عورت دونوں پر برابر رکھا ہے۔ جیسے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طلب علم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

اسلام میں خواتین کے حقوق:

اسلام خواتین کے حقوق کی ادائیگی پر بہت زور دیتا ہے۔ موجودہ دور کی حقوق نسواں سے متعلق تحریکیں خواتین کے حقوق کے بارے میں طرح طرح کے مطالبات کا دعویٰ کرتی ہیں۔ اسلام نے ان حقوق خواتین کو آج سے چودہ سو سال پہلے دے دیئے ہیں۔ اسلام میں خواتین کے درج ذیل حقوق میں کا ذکر ہے:

1: رائے دہی کا حق:

اسلام وہ واحد دین ہے جس نے خواتین کو سب سے پہلے رائے دہی کے حق سے نوازا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو [illegible] منتخب [illegible] کو آپ نے گھر گھر جا کر خواتین سے ان کی رائے دریافت کی اور

خواتین نے حقوق نسواں کے حق میں مطالبہ کیا۔ اسی لیے
مغرب کے مختلف ممالک نے اسکول اور میڈیکل اسکول میں
داخلے اور خواتین کو ووٹ دینے کا حق دیا۔ امریکہ نے 1920 میں
دستور میں ترمیم کی منظوری کے بعد خواتین کو ووٹ دینے کا
حق دیا۔ اسی طرح سے نیوزی لینڈ میں 1893 میں خواتین کو
ووٹ دینے کا حق دیا۔ مغرب میں حقوق نسواں تحریک
شروع ہونے کے بعد انہیں حقوق ملنا شروع ہوئے جبکہ اسلام
نے خواتین کو یہ حقوق بہت پہلے سے دے رکھے تھے۔

وراثت میں حق

اسلام سے پہلے خواتین کو وراثت میں حصہ نہیں دیا
جاتا تھا۔ اسلام نے خواتین کو ایک مخصوص شرح کے مطابق وراثت
میں حصہ دار قرار دیا ہے۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ کر مرتے ہیں
خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکوں کا حصہ ہے
اور ماں باپ اور رشتہ دار جو چھوڑ کر مرتے ہیں
خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکیوں کا بھی
حصہ ہے!"

(سورۃ النساء 7-8)

موجودہ حقوق نسواں تحریک کی رہنما وراثت میں حق
کا بھی مطالبہ کرتی ہیں۔ بدقسمتی سے مسلمان بھی اسلام کی
اس حوالے سے پیروی نہیں کرتے اور خواتین کو وراثت میں
ان کا حصہ نہیں دیتے یا اگر دیتے ہیں تو نہ ہونے کے برابر۔

مال کا حق سے تحفظ کا حق؟

اسلام نے خواتین کے مال کی حفاظت کا حق دیا ہے۔
موجودہ دور کا یہ المیہ ہے کہ خواتین کا استحصال کیا جاتا ہے
اور ان کو ان کے حق سے محروم کیا جاتا ہے۔ یہ اس وجہ سے
کہ ہمارا معاشرہ خواتین کو کمتر قرار دیتا ہے اور
اسی وجہ سے ان کے مال سے ان کو محروم کیا جاتا ہے۔ اسلام
نے اس سلسلے میں انصاف کا قیام کیا ہے اور قرآن پاک
میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مردوں کے لیے ہے اس میں سے جو انھوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے ہے اس میں سے جو انھوں نے کمایا
(سورۃ النساء: 32)

نان نفقہ کا حق:

اسلام ایک خوبصورت دین ہے جو خواتین کے معاملے میں ایک ذمہ دار اور لچکدار رویہ اختیار کرتا ہے۔ اسلام خواتین کو نان نفقہ کا حق دیتا ہے اور مردوں کو اس کی ذمہ داری سونپتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"مرد عورتوں پر محافظ اور منتظم ہیں"
(سورۃ النساء: 34)

اس سے واضح ہوا کہ خواتین کے اخراجات کی ذمہ داری مرد کو سونپی گئی ہے۔ بدقسمتی سے موجودہ دور میں خواتین کی ذمہ داری اس طرح نہیں اٹھائی جاتی جس طرح اسلام حکم دیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خواتین کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے گھر سے نکلنا پڑتا ہے۔ موجودہ حقوق نسواں کی تحریکیں بھی مردوں کے سخت رویے کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں۔

محبت اور حسن سلوک کا حق:

اسلام نے خواتین کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ موجودہ دور میں غیر مسلم اور مسلم دونوں خواتین کو زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں خواتین جنسی زیادتی کا نشانہ بن رہی ہیں۔ آئے روز ایسے واقعات دیکھنے کو ملتے ہیں جس میں خواتین کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح بے شمار خواتین کو غیرت کے نام پر قتل کیا جاتا ہے اور معاشرہ اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ لیکن اسلام خواتین کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ موجودہ حقوق نسواں کی تحریکیں بھی غیر مساوی سلوک کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"وعاشروھن بالمعروف

عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو"

(سورۃ النساء: 19)

شادی کا حق:

اسلام خواتین کو اپنی مرضی کے مطابق شادی کرنے کا حق دیتا ہے۔ اسلام سے پہلے خواتین کو طلاق کے بعد شادی کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔ یہ رویہ موجودہ دور میں بھی برقرار ہے کہ تنگ نظر معاشرہ خواتین کو طلاق کے بعد یہ حق نہیں دیتا کہ وہ شادی کر سکیں۔ حقوق نسواں کی تحریکیں بھی خواتین کے شادی کے حق کے بارے میں مطالبہ کرتی ہیں کہ خواتین کو پورا حق ہے کہ وہ اپنی مرضی سے شادی کر سکیں اور طلاق کے بعد بھی مستقبل میں وہ نکاح کر سکتی ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور طلاق کے بعد اپنی عورتوں کو نہ روکو کہ وہ شوہروں سے نکاح کر سکیں"

(سورۃ البقرۃ: 232)

مہر کا حق:

اسلام خواتین کو مہر کا حق دیتا ہے۔ لیکن موجودہ دور میں اسکو اپنایا نہیں جاتا۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں مہر کو چھوڑ خواتین کو شادی کے بعد اس بنیادی حقوق سے بھی محروم کیا جاتا ہے۔ حقوق نسواں کی موجودہ تحریکیں خواتین کے شادی کے بعد کے حقوق کیلئے لڑتی ہیں مگر مہر کو نظرانداز کرتی ہیں۔ مہر کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور اسے ڈھیروں مہر دے

چکے ہو تو بھی واپس نہ لو"
(سورۃ النساء: 20)

زندگی کے تحفظ کا حق:

اسلام نے خواتین کی زندگی کے تحفظ کا حق فراہم کیا ہے۔ اسلام سے پہلے عرب بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ لیکن اسلام نے بیٹی کی پیدائش کو رحمت قرار دیا۔ جیسے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ اسے جنت میں ساتھ لے کر جائیں گی۔"

اس طرح سے اسلام کے آنے سے خواتین کو ایک خاص مرتبہ ملا اور خواتین کو زندہ رہنے کا حق ملا۔ بدقسمتی سے موجودہ دور میں بیٹی کی پیدائش کو ذلت سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اس طرح سے حقوقِ نسواں کی تحریکیں اسی عزت کی بات کرتی ہیں جیسے موجودہ دور میں لوگ بیٹی کا پتہ، جنس پتہ چلتے ہی abortion کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔ اسلام نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"جس نے ایک انسان کا قتل کیا اس نے گویا پوری انسانیت کا قتل کیا۔"

(سورۃ المائدہ: 32)

تعلیم کا حق:

اسلام خواتین کو تعلیم کا حق بھی دیتا ہے۔ قرآن پاک کی پہلی سورۃ جو نازل ہوئی تھی اس میں ہی اللہ تعالیٰ نے تعلیم کا حکم دیا۔

اقراء باسم ربک الذی خلق

"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا"
(سورۃ العلق: 1)

اسی طرح سے نبی اکرم ﷺ نے بھی تعلیم کی اہمیت واضح کی ہے اور حدیث ارشاد فرمایا

"طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ"

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

بد قسمتی سے موجودہ دور میں خواتین کی تعلیم پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاکستان میں خواتین کی شرح ناخواندگی مردوں سے زیادہ ہے۔ دیہاتوں میں یہ شرح زیادہ ہے۔ حقوق نسواں کی موجودہ تحریکیں خواتین کی تعلیم پر آواز بھی اٹھاتی ہیں۔

خلاصہ بحث:

مختصراً یہ کہ اسلام اور حقوق نسواں کی موجودہ تحریکیں خواتین کے حقوق پر زور دیتی ہیں۔ لیکن معاشرہ چونکہ (Patriarchal) ہے اس وجہ سے خواتین کے حقوق کا استحصال کیا جاتا ہے۔ خواتین کو ان کے حقوق کی ادائیگی کا حکم اسلام بھی دیتا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ معاشرے میں اس متعلق آگاہی پیدا کی جائے۔ اور اسلام کا خواتین کے حقوق کے متعلق پیغام قرآن اور حدیث کی روشنی میں لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ خواتین کے حقوق کا استحصال ختم کیا جا سکے اور لوگوں کو ان کا حق ملے۔

سوال نمبر 9: اسلامی تہذیب ایک منفرد شناخت ہے۔ اس کی خصوصیات کو واضح کریں۔

تعارف:

تہذیب کا لغوی معنی ہے "ترتیب دینا" اور "سنوارنا"۔ اصطلاح: اصطلاح میں تہذیب سے مراد کسی قوم کے فکر و افکار ہیں جو ایسے افعال کو جنم دیتے ہیں۔ سید مودودی تہذیب کے بارے میں فرماتے ہیں:

"فکر و عمل اور اخلاق و اطوار کے ان تمام جوانب پر مشتمل ایک ایسا نظام ہے جس پر ایک انسان کی ~~اجتماعی~~ زندگی انفرادی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی منحصر ہے۔"

اسلامی تہذیب سے مراد وہ تمام فکر و افکار اور نظریات ہیں جو اسلام کے اصولوں پر مبنی ہیں۔ اسلامی تہذیب ایک منفرد شناخت ہے جو دوسری تہذیب سے مختلف ہے۔ اسلامی تہذیب میں تین اہم عناصر ہیں۔

(i) عقیدہ آخرت
(ii) عقیدہ توحید
(iii) عقیدہ رسالت

اس طرح سے اسلامی تہذیب اسلامی نظریات پر مشتمل ہے۔ اس میں عقائد کے علاوہ عبادات کا بھی ذکر ملتا ہے اور حقوق و فرائض کی اہمیت کا بھی پتا چلتا ہے۔

اسلامی تہذیب کی خصوصیات:

اسلامی تہذیب کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں جو اسے باقی تہذیب سے مختلف اور منفرد بناتی ہیں۔

1: عقیدہ توحید:

اسلامی تہذیب کا بنیادی عقیدہ توحید ہے۔ عقیدہ توحید ~~کلمہ لا الہ~~ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر مبنی ہے۔ عقیدہ توحید سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ اللہ تعالیٰ ایک اور وہی اس کائنات کو چلانے والا ہستی ہے۔ عقیدہ توحید ہی اسلام

تہذیب میں اس کی حد درجہ اہمیت ہے کہ شرک کو ظلم کہا گیا ہے۔ اور شرک کو ایک ناقابل معافی جرم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"بلا شبہ شرک ظلم عظیم ہے۔" **(سورۃ لقمان: 13)**

اسی طرح سے قرآن پاک میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر ملتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ اخلاص میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قل ھو اللہ احد ۰ اللہ الصمد ۰ لم یلد ولم یولد ۰ ولم یکن لہ کفوا احد

کہہ دیجیے اللہ ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا نہ کسی نے اس کو جنا۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔" **(سورۃ اخلاص)**

اس کے برعکس مغربی تہذیب اللہ کی وحدانیت کا اقرار نہیں کرتے بلکہ انہوں نے اپنے کئی خدا (نعوذ باللہ) بنائے ہوئے ہیں اور ان کی پوجا کرتے ہیں۔

2- عقیدہ رسالت:

عقیدہ رسالت سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو اپنا آخری نبی مانا جائے اور ایک مومن کے لیے نبی پاک ﷺ کی ذات مبارکہ رول ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلامی تہذیب مسلمانوں کو یہ درس دیتی ہے کہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی قرآن اور سنت کے مطابق بسر کرے اور آپ ﷺ جن باتوں کا حکم دیتے ہیں ان پر عمل کیا جائے اور آپ ﷺ جن باتوں سے منع فرماتے ہیں ان سے رک جایا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

(سورۃ الانبیاء: 107)

اسی طرح سے دوسرے کلمے میں بھی ایک مسلمان نبی پاک کی رسالت اور آخری نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور گواہی دیتا ہے

3- عقیدہ آخرت:

اسلامی تہذیب کا تیسرا بنیادی عقیدہ آخرت ہے۔ مسلمانوں کا آخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے۔ مسلمان کا اس بات کا پر ایمان ہے کہ ایک دن اس کے اعمال کا حساب ہوگا اور انہیں ہر مرنے کے بعد جنت یا دوزخ ملے گی۔ جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

فاحیا به الارض بعد موتها

"زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرنے کے بعد"

(سورۃ البقرۃ: 164)

اسی طرح سے مسلمانوں کو بھی روز قیامت مرنے کے بعد زندہ کیا جائے گا۔

4- انسانی مساوات:

اسلامی تہذیب مساوات انسانی کا حکم دیتی ہے۔ اسلام میں تمام انسان برابر ہیں اور کسی انسان کو دوسرے پر برتری حاصل نہیں ہے۔ اسلام میں برتری کا معیار تقویٰ ہے جیسا کہ نبی پاک نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

"کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں تم میں سے اللہ کے نزدیک فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔"

اسی طرح سے علامہ اقبال نے بھی اسلام کے انسانی مساوات کے موضوع پر کہا ہے

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

5 - عبادات:
اسلامی تہذیب میں عبادات کی بڑی اہمیت ہے۔ اسلامی عبادات میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج شامل ہیں۔ عبادات کا مقصد ... جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"نماز بے حیائی اور برائی کی باتوں سے روکتی ہے"

(سورۃ العنکبوت: 45)

اسی طرح روزے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن سکو"

(سورۃ البقرۃ: 184)

6 - عدل و انصاف:
اسلامی تہذیب میں عدل و انصاف کا تصور بھی بہت اہم ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے"

(سورۃ المائدہ: 8)

اس کے برعکس غیر مسلم معاشرے میں عدل و انصاف کا وہ معیار نظر نہیں آتا جو اسلام میں نظر آتا ہے۔ انصاف کا اندازہ اس واقعہ سے واضح ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کے دور میں ایک عورت نے چوری کی اور لوگ اس کی سفارش کرنے لگے تاکہ اس کو سزا نہ ملے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم سے پہلے کے لوگ اس وجہ سے برباد ہو جاتے کہ جب کوئی امیر جرم کرتا تو اسے معاف کر دیا جاتا اور جب کوئی غریب جرم کرتا تو اسے سزا دی جاتی۔ خدا کی قسم اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔"

7: رواداری:

اسلامی تہذیب رواداری پر مبنی ہے۔ اسلام ایک روحانی اور مزاج دین ہے۔ اسلام نہ صرف رواداری اختیار کرتا ہے بلکہ غیر مسلم معاشرے کے لیے بھی ایک مثال قائم کرتا ہے۔ اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو بھی ویسے ہی حقوق دیے جاتے ہیں جیسے کہ مسلمانوں کو دیے جاتے ہیں۔ جیسے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

لا اکراہ فی الدین

دین میں جبر نہیں ہے

(سورۃ البقرۃ 256)

8: انسانی حقوق کا درس:

اسلامی تہذیب میں انسانی حقوق کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے اور ہر شخص کو اپنے فرائض ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"عورتوں کے لیے اسی طرح کا حق ہے جیسے ان پر فرض ہے۔"

(سورۃ البقرۃ: 228)

اس طرح سے اسلام انسانی جان کی حرمت کا تحفظ، انسان کے مال کے تحفظ کا حق اور انسانی مساوات کا حکم دیتا ہے۔ اسلام جیسے مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے ویسے غیر مسلموں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی حکم دیتا ہے۔ جیسے غیر مسلموں کے مال کے تحفظ کے حق پر حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا:

"ان کے مال ہمارے مالوں کی طرح ہیں۔"

خلاصہ بحث:

مختصر یہ کہ اسلامی تہذیب اسلامی اصولوں اور اسلامی عقائد کی عکاسی کرتی ہے۔ اسلامی تہذیب اسلامی اقدار اور افکار کا مجموعہ ہے جو کہ منفرد ہے باقی تہذیبوں سے۔ اسلامی تہذیب اسلامی عقائد، انسانی حقوق، مساوات، حقوق العباد اور رواداری پر مبنی ہے۔